بہترین تفریحی فلم

आज और कल

آج اور کل

اداکاران

اشوک کمار - نندا
سنیل دت - آغا

قیمت چھ نئے پیسے

رتن اینڈ کو بکسیلرز دریبہ کلاں دہلی

آج اور کل فلم کے گانے

گانا نمبر ۱

مجھے گلے سے لگا لو بہت اُداس ہوں میں
غمِ جہاں سے چھڑا لو بہت اُداس ہوں میں
یہ انتظار کا دُکھ اب سہا نہیں جاتا
تڑپ رہی ہے محبت رہا نہیں جاتا
تم اپنے پاس بلا لو بہت اُداس ہوں میں
بھٹک چکی ہوں بہت زندگی کی راہوں میں
مجھے اب آ کے چھپا لو تم اپنی باہوں میں
میرا سوال نہ ٹالو بہت اُداس ہوں میں
ہر ایک سانس میں ملنے کی پیاس پلتی ہے
سلگ رہا ہے بدن اور روح جلتی ہے
بچا سکو تو بچا لو بہت اُداس ہوں میں

نمبر ۲ لڑکا:۔ با ادب با ملاحظہ ہوشیار
بے ادب بے ملاحظہ سے مہار
لڑکی:۔ راجہ صاحب گھر نہیں، ہم کو کسی کا ڈر نہیں
آج تو گردن اونچی کر کے کہیں گے ہم سو بار
بے ادب بے ملاحظہ سے مہار
ناچیں گے اور گائیں گے چیخیں گے چلائیں گے

من مرضی کا پہنیں گے من مرضی کا کھائیں گے
محل کی اونچی دیواروں سے دور ہیں پہرے دار
آنکھیں جھپکی جھپکی ہو گئیں ۔ سانسیں کیوں زخمی ہو گئیں
راجہ جی جب یہاں نہیں پھر پائلیں بے کل ہو گئیں
آج کے دن تو بند کر دو یہ جھوٹ کا کاروبار
راجوں کا اور سلطانوں کا گزر گئے زمانوں کا
انسانوں کے آگے کیوں سب جھکے انسانوں کا
اب تم کا یگ اِن اندھی رسموں سے ہے بیزار

نمبر ۲ ۔ اپنی جبیں اپنی جواں رات کیا کریں
جاگیں ہیں تجھ عجیب سے جذبات کیا کریں
پیڑوں کے بادلوں میں الجھتی ہے چاندنی
بے چین ہو رہے ہیں خیالات کیا کریں
سانسوں میں گھل رہی ہے کسی سانس کی مہک
دامن کو چھو رہا ہے کوئی ہاتھ کیا کریں
شاید تمہارے آنے سے یہ بھید کھل سکے
حیران ہیں کہ آج نئی بات کیا کریں

نمبر ۱ یہ وادیاں یہ فضائیں بلا رہی ہیں تمہیں
خموشیوں کی صدائیں بلا رہی ہیں تمہیں
ترس رہے ہیں جواں پھول ہونٹ چھونے کو
مچل مچل کے ہوائیں بلا رہی ہیں تمہیں
تمہاری زلفوں سے خوشبو کی بھیک لینے کو

جھکی جھکی سی گھٹائیں بلا رہی ہیں تمہیں
حسین چمپئی پیڑوں کو جب سے دیکھا ہے
ندی کی مست ادائیں بلا رہی ہیں تمہیں
میرا کہا نہ سنو ان کی بات تو سن لو
ہر ایک دل کی دعائیں بلا رہی ہیں تمہیں

گانا نمبر ۵۔ مجھے گلے سے لگا لو بہت اداس ہوں میں
غم جہاں سے چھڑا لو بہت اداس ہوں میں
نظر میں تیر سے چبھتے ہیں اب نظاروں سے
میں تھک گئی ہوں سبھی ٹوٹتے سہاروں سے
اب اور عجب نہ ڈالو بہت اداس ہوں میں
بہت صحیح غم دنیا مگر اداس نہ ہو
قریب ہے شب غم کی سحر اداس نہ ہو
ستم کے ہاتھ کی تلوار ٹوٹ جائے گی
یہ اونچ نیچ کی دیوار ٹوٹ جائے گی
تجھے قسم ہے مری ہمسفر اداس نہ ہو
نہ جانے کب یہ طریقہ یہ طور بدلے گا
ستم کا، غم کا، مصیبت کا دور بدلے گا
مجھے جہاں سے اٹھا لو بہت اداس ہوں میں

گانا نمبر ۶۔ موت کتنی بھی سنگ دل ہو مگر
زندگی سے تو مہرباں ہوگی
نت نئے رنج دل کو دیتی ہے

زندگی ہر خوشی کی دشمن ہے
موت سب سے نباہ کرتی ہے
زندگی زندگی کی دشمن ہے
کچھ نہ کچھ تو سکون پائے گی
موت کے بس میں جس کی جاں ہوگی
رنگ اور نسل نام اور دولت
زندگی کتنے فرق مانتی ہے
موت حد بندیوں سے اونچی ہے
ساری دنیا کو ایک جانتی ہے
جن اصولوں پہ مر رہے ہیں ہم
ان اصولوں کی قدرداں ہوگی
موت سے اور کچھ ملے نہ ملے
زندگی سے تو جان چھوٹے گی
مسکراہٹ نصیب ہو کہ نہ ہو
آنسوؤں کی لڑی تو ٹوٹے گی
ہم نہ ہوں گے تو غم کسے ہوگا
ختم ہر غم کی داستاں ہوگی

گانا نمبر: تخت نہ ہوگا، تاج نہ ہوگا
کل تھا لیکن، آج نہ ہوگا
جس میں سب ادھیکار نہ پائیں
وہ سچا سوراج نہ ہوگا

لاکھوں کی محنت پر قبضہ
مٹھی بھر انسانوں کا
دین دھرم کے نام پہ خونی
بٹوارہ انسانوں کا

جس کا یہ اتہاس رہا ہے
اب وہ اندھا راج نہ ہوگا
جنتا کا فرمان چلے گا
جنتا کی سرکار بنے گی

دھرتی کی ہے جنتی آبادی
دھرتی کی حقدار بنے گی
سامنتی سرکار نہ ہوگی
پونجی واد سماج نہ ہوگا

مل پر مزدوروں کا حق ہے
کھیتوں پر دہقان کا حق ہے
جینے پر پابندی کیوں ہو
جینا ہر انسان کا حق ہے

جے ہو جنتا راج کی جس میں
ظلم اور سامراج نہ ہوگا

ختم شد

(سنٹو دلیتھو پریس پٹودی ہاؤس دریا گنج دہلی)